22 مارچ 1961

ازعدالت الاعظمیٰ

عبدالحکیم خان و دیگران

بنام

دی ریجنل سیٹلمنٹ کمشنر

(بی پی سنہا، چیف جسٹس، ایس کے داس، اے کے سرکار، این راجا گوپال ایانگر اور جے آر مڈھولکر، جسٹسز)

متروکہ املاک۔مشترکہ املاک میں حصہ کا اعلان۔علیحدگی کی کارروائی۔پوری جائیداد کومتولی میں منتقل کرنے کا حکم۔ قانونی حیثیت۔ متروکہ مفادات (علیحدگی) ایکٹ، 1951 (64 آف 1951)، دفعہ 11۔

ایک مسلمان کچھ جائیداد اور کئی وارثوں کو چھوڑ کر فوت ہوا۔ان میں سے کچھ وارث بے گھر ہو گئے اور انتظامیہ متروکہ املاک ایکٹ 1950 کی دفعہ 7 کے تحت جائیداد میں ان کے 4/7 حصے کو متروکہ املاک قرار دیا گیا۔اس کے بعد،نقل مکانی کرنے والوں کے مفادات کو الگ کرنے کے لئے کارروائی کی گئی،لیکن چونکہ کوئی دعویدار پیش نہیں ہوا،مجاز افسر نے متروکہ وقف مفادات (علیحدگی) ایکٹ، 1951 کی دفعہ 11 کے تحت ایک حکم جاری کیا،جس میں پوری جائیداد متولی کو منتقل کر دی گئی۔

کہا گیا کہ پوری جائیداد کو متولی کے سپرد کرنے کا حکم غیر قانونی تھا۔نقل مکانی کرنے والوں کا حصہ 4/7 مقرر کیا گیا تھا اور مجاز افسر کو صرف اسے الگ کرنے کی ضرورت تھی۔دفعہ 11 کے تحت متولی کو ایسی کوئی جائیداد نہیں دی جا سکتی جو متروکہ وقف املاک نہ ہو۔یہ دفعہ صرف ان معاملات سے متعلق ہے جن میں پوری جائیداد کو متروکہ املاک قرار دیا گیا ہے اور دعویٰ گروی رکھنے یا گروی رکھنے یا جائیداد میں غیر

منقسم حصہ کے طور پر کیا گیا ہے۔ ایسے معاملوں میں اگر دعویٰ دائر کیا گیا ہو یا دائر کیا گیا ہو اور غیر مستحکم پایا گیا ہو تو دفعہ 11 پوری جائیداد کو متولی کے سپرد کر دیتی ہے۔

ابراہیم ابوبکر بنام ٹیک چند ڈولوانی، (1953) ایس سی آر 691، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

صل دائرہ اختیا : 1956 کی عرضی نمبر 91۔

بنیادی حقوق کے نفاذ کے لئے آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت عرضی۔

درخواست گزاروں کی جانب سے ایس پی سنہا، شوکت حسین، ای ادے رتنم اور ایس ایس شکلا شامل ہیں۔

جواب دہندگان نمبر 1 سے 4 کے لئے این ایس بندرا، آر ایچ ڈھیبر اور ٹی ایم سین۔

22 مارچ 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس سرکار — عبدالحئی نامی شخص کا انتقال 1943 کے آس پاس ہوا۔ انہوں نے کچھ غیر منقولہ جائیدادیں چھوڑی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی تین بیویاں اور بچے تھے۔ اس کی ایک بیوی نے اس سے پہلے ہی وفات پا لی تھی۔ اس کی موت کے بعد بیویاں اور بچے، جو اس سے بچ گئے، کچھ حصوں میں ان جائیدادوں میں کامیاب ہو گئے۔ زندہ بچ جانے والی بیویوں میں سے ایک اور ایک بیٹی بعد میں فوت ہو گئیں۔

ایسا لگتا ہے کہ عبدالحئی کی باقی بیوی اور اس کے چھ بچے پاکستان گئے تھے لیکن جب انہوں نے ایسا کیا تو وقت نہیں آتا۔ تاہم اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ وہ متروکہ افراد بن گئے تھے اور جائیدادوں میں ان کے حصص کو مناسب طریقے سے متروکہ املاک قرار دیا جا سکتا تھا۔ انتظامیہ متروکہ وقف املاک ایکٹ 1950 کی دفعہ 7 کے تحت ایک نوٹس جاری کیا گیا تھا جس کا مقصد ان افراد کو

بے گھر قرار دینا اور جائیدادوں میں ان کے حصص کو متروکہ وقف املاک قرار دینا تھا۔ نوٹس کی روشنی میں کارروائی کی گئی اور 14 اگست 1952 کو ایک حکم جاری کیا گیا جس میں تارکین وطن کو بے دخل کرنے اور کچھ جائیدادوں میں 4/7 حصہ ان کا ملکیت قرار دیا گیا۔ اس کے بعد متروکہ وقف مفادات (علیحدگی) ایکٹ، 1951 کے تحت دیگر کارروائی کی گئی اور 23 مارچ 1954 کو اس ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت ایک حکم جاری کیا گیا جس میں 14 اگست 1952 کے حکم میں ذکر کردہ تمام جائیدادوں کو متروکہ وقف املاک کے متولی بھوپال میں منتقل کر دیا گیا۔

آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت یہ عرضی 14 اگست 1952 اور 23 مارچ 1954 کے احکامات کے جواز کو چیلنج کرتی ہے کیونکہ درخواست گزاروں کے جائیداد رکھنے کے بنیادی حق کی خلاف ورزی ہے۔ اسے عبدالحئ کے زندہ بچ جانے والے بچوں نے عبدالعزیز کے علاوہ ان کی دو مردہ بیویوں نے پیش کیا ہے۔ تاہم عبدالعزیز کو درخواست میں فریق بنایا گیا ہے لیکن وہ اس کی مخالفت نہیں کر رہے ہیں۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ درخواست گزار اور عبدالعزیز کبھی بے دخل نہیں ہوئے اور وہ ان جائیدادوں میں غیر منقسم حصص کے حقدار ہیں جو مکمل طور پر متولی کے سپرد ہیں۔ اس عرضی کی دیگر مدعا علیہان یعنی حکومت ہند اور ایکٹ سے متعلق مختلف افسران نے مخالفت کی ہے اور صرف انہیں جواب دہندگان کے طور پر بیان کرنا آسان ہوگا۔

پہلا سوال یہ اٹھایا گیا ہے کہ 1950 کے ایکٹ کے تحت 14 اگست 1952 کے حکم کی صداقت کیا ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ یہ حکم کالعدم ہے کیونکہ اس ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت نوٹس جس پر اس کی بنیاد رکھی گئی تھی، اس وجہ سے خراب تھا کہ یہ عبدالعزیز کو جاری کیا گیا تھا۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ اس سوال کا فیصلہ کرنا غیر ضروری ہے کیونکہ یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جس سے درخواست گزاروں کا کسی بھی طرح سے تعلق ہے۔ اس ایکٹ کے تحت کارروائی کا مقصد جائیدادوں میں ان کے مفادات کو متاثر کرنا نہیں تھا اور اس لئے وہ اس کے تحت کئے گئے حکم کو چیلنج نہیں کر سکتے ہیں۔ مزید برآں، جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں، اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ عبدالحئ کی زندہ بیوی اور ان کے بچوں کے جائیدادوں میں حصص کو ایکٹ کے تحت مناسب طریقے سے متروکہ املاک قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ وہ پاکستان ہجرت کر چکے تھے۔ 14 اگست 1952 کے حکم نامے میں صرف ان کے حصص کو متروکہ املاک قرار دیا گیا تھا۔ اس طرح کے اعلامیے سے درخواست گزاروں کا کوئی حق متاثر نہیں ہوتا۔

دوسرا سوال 23 مارچ 1954 کے آرڈر سے متعلق تھا، جو 1951 کے ایکٹ کے تحت بنایا گیا تھا۔ اس حکم نامے میں عبدالحیٔ کی چھوڑی گئی کچھ جائیدادوں بشمول ان میں درخواست گزاروں کے حصص کو متروکہ املاک قرار دیا گیا ہے اور اس لیے یہ درخواست گزاروں کو واضح طور پر متاثر کرتی ہے۔ ہمیں لگتا ہے کہ اس حکم کے خلاف درخواست گزاروں کی شکایت بے بنیاد ہے اور اس کے مطابق حکم کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا ہے۔

یہ حکم 1951 کے ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت دیا گیا تھا۔ یہ قانون "نقل مکانی کرنے والوں کے مفادات کو جائیداد میں دیگر افراد کے مفادات سے الگ کرنے کے لئے خصوصی اہتمام کرنے کے لئے منظور کیا گیا تھا جس میں ایسے دیگر افراد بھی دلچسپی رکھتے ہیں" :اس ایکٹ کا دیباچہ دیکھیں۔ یہ اس طرح کی علیحدگی کو نافذ کرنے کے لئے" قابل افسر" نامی ایک افسر تشکیل دیتا ہے۔ متنازعہ حکم ایسے ہی ایک افسر نے دیا تھا۔ دفعہ 2 (ڈی) " کمپوزٹ پراپرٹی" کی وضاحت کرتا ہے، جو، جہاں تک مواد ہے، ان شرائط میں ہے:

دفعہ 2 (ڈی) " کمپوزٹ پراپرٹی" سے مراد وہ جائیداد ہے جس میں مفاد کو متروکہ وقف املاک قرار دیا گیا ہو یا انتظامیہ متروکہ املاک ایکٹ 1950 (XXXI آف 1950) کے تحت متولی کے سپرد کیا گیا ہو۔

(ا) جس میں نقل مکانی کرنے والے کا مفاد اس جائیداد میں غیر منقسم حصہ پر مشتمل ہو جو اس کے پاس کسی دوسرے شخص کا شریک شریک یا شریک ہو، نہ کہ نقل مکانی کرنے والا ہو۔ یا

(2) جس میں نقل مکانی کرنے والے کا مفاد کسی بھی شکل میں گروی رکھنے سے مشروط ہے، کسی شخص کے حق میں، نہ کہ نقل مکانی کرنے والا ہونے کے ناطے۔ یا

(3) جس میں کسی شخص کا مفاد، نہ کہ نقل مکانی کرنے والے ہونے کے ناطے، کسی بھی شکل میں کسی متروکہ کے حق میں گروی رکھنے سے مشروط ہے۔ یا.........

دفعہ 2 (بی) " دعوے" کی وضاحت اس طرح کرتا ہے:

دفعہ 2 (بی) " دعوی" سے مراد کسی بھی شخص کی طرف سے کسی بھی جائیداد میں کسی حق، ملکیت یا مفادات کا دعویٰ ہے۔

(1) املاک میں کسی متروکہ شخص کے شریک شریک یا شراکت دار کے طور پر؛ یا

(2) جائیداد میں کسی متروکہ شخص کے مفاد کو گروی رکھنے کے طور پر؛ یا

(3) ایک مردہ شخص کی حیثیت سے جس نے کسی متروکہ شخص کے حق میں جائیداد یا اس میں کوئی سود گروی رکھ دیا ہو۔

دفعہ 6 ایک مجاز افسر کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ کسی مشترکہ جائیداد میں متروکہ وقف مفادات کا تعین یا علیحدہ کرنے کے مقصد سے نوٹس جاری کرے جس میں کسی بھی مشترکہ جائیداد میں دلچسپی کا دعویٰ کرنے والے افراد کو اپنے دعوے پیش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ دفعہ 7 طریقہ کار، فارم اور دعوے کرنے کے وقت سے متعلق ہے۔ دفعہ 8 میں کہا گیا ہے کہ دعویٰ موصول ہونے پر مجاز افسر فراہم کردہ طریقہ کار سے تحقیقات کرے گا اور جائیداد میں متروکہ اور دعویدار کے مفادات کا تعین کرنے کا حکم جاری کرے گا۔ اس میں یہ بھی اہتمام کیا گیا ہے کہ حکم میں، دوسروں کے علاوہ، مندرجہ ذیل تفصیلات شامل ہوں گی:

(1) کسی بھی صورت میں جہاں نقل مکانی کرنے والا اور دعویدار شریک شریک یا شراکت دار ہیں، جائیداد میں ان کے متعلقہ حصص اور ایسے حصص کی رقم کی قیمت؛

(2) کسی بھی صورت میں جہاں دعویٰ کسی مردہ شخص کی طرف سے کیا جاتا ہے، نقل مکانی کرنے والے کو واجب الادا رقم؛ اور

(3) کسی بھی صورت میں جہاں دعویٰ گروی رکھنے والے کے ذریعہ کیا جاتا ہے، دفعہ 9 کی دفعات کے مطابق دعوے کے تحت واجب الادا رقم۔

دفعہ 8 کی ذیلی دفعہ (2) ان شرائط میں ہے:

دفعہ 8{2} : جہاں متروکہ وقف املاک کی انتظامیہ ایکٹ 1950 (XXXI آف 1950) کے تحت متولی نے یہ فیصلہ کیا ہو کہ زیر بحث جائیداد یا اس میں کوئی مفاد متروکہ املاک ہے، تو متولی کا فیصلہ مجاز افسر پر لازم ہوگا:

بشرطیکہ اس ذیلی دفعہ میں شامل کوئی بھی چیز مجاز افسر کو ایسی جائیداد یا اس میں کسی سود کے سلسلے میں رہن قرض کا تعین کرنے یا دفعہ 10 کے تحت متروکہ کے سود کو دعویدار کے مفاد سے الگ کرنے سے نہیں روک سکتی۔

متروکہ املاک پر گروی رکھنے والوں کے دعووں سے دفعہ 9 کے تحت نمٹا جاتا ہے۔ دفعہ 10 مجاز افسر کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ نقل مکانی کرنے والے کے مفادات کو دعویدار کے مفادات سے الگ کرے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ مجاز افسر" خاص طور پر : (الف) شریک شیئرز کے کسی بھی دعوے کی

صورت میں........................

(1) متولی کو ہدایت دیں کہ وہ دعویدار کو جامع جائیداد میں اس کے حصے کے سلسلے میں تخمینہ کردہ رقم کی ادائیگی کرے یا ایسی جائیداد پر دائرہ اختیار رکھنے والی سول عدالت میں جمع کرائے اور جائیداد کا قبضہ متولی کو دے اور دعویدار سول کورٹ میں جمع کرائی گئی رقم واپس لے سکتا ہے۔ یا

(2) جائیداد میں نقل مکانی کرنے والے کے حصے کے سلسلے میں تخمینہ کردہ رقم کی ادائیگی پر دعویدار کو جائیداد منتقل کریں۔ یا

(3) جائیداد کو فروخت کریں اور اس کی فروخت سے حاصل ہونے والی رقم کو متولی اور دعویدار کے درمیان نقل مکانی کرنے والے اور جائیداد میں دعویدار کے حصے کے تناسب سے تقسیم کریں۔ یا

(4) حصص کے مطابق جائیداد کی تقسیم

نقل مکانی کرنے والے اور دعویدار کو الاٹ کیے گئے حصص کا قبضہ بالترتیب متولی اور دعویدار کو پہنچانا؛ ...."۔

اس کے بعد دفعہ 11 آتا ہے جو بعض حالات میں پوری جائیداد کو ایک متولی کے سپرد کرتا ہے۔ اسی دفعہ کے تحت اب اس حکم پر غور کیا جا رہا ہے۔

منظور کیا گیا تھا اور اسے بعد میں ترتیب دینا آسان ہوگا۔

مدعا علیہان کی جانب سے کہا گیا ہے کہ 1951 کے ایکٹ کی دفعہ 6 کے تحت جنرل اور اسپیشل دونوں طرح کے نوٹس زنے درخواست گزاروں کو مخاطب کرتے ہوئے جائیدادوں کے حوالے سے دعوے جمع کرانے کے لیے کہا تھا لیکن کسی کی جانب سے کوئی دعویٰ جمع نہیں کرایا گیا تھا۔ مدعا علیہان کے وکیل نے ایسے ہی ایک نوٹس کی کاپی پیش کی جو درج ذیل فارم میں تھی:

"موضوع 105.10 ایکڑ زرعی زمین اور گاؤں جنپاری تحصیل بیروسیا میں ایک گھر (عبدالعلیم وغیرہ کا 4/7 حصہ)

جناب عبدالعزیز اور ان کے دو بھائی
گاؤں جناپانی (تحصیل بیروسیا)۔

فارم ''سی''

جبکہ معلومات موصول ہوئی ہیں کہ آپ کو شیڈول میں بیان کردہ جامع جائیداد میں دلچسپی ہے۔

اور جبکہ مذکورہ املاک میں متروکہ وقف مفادات کو دیگر مفادات سے الگ کرنا ہے۔

اب میں آپ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس نوٹس کی تاریخ سے ساٹھ دن کے اندر مقررہ فارم میں اپنا دعویٰ مجھے پیش کریں۔

اس نوٹس میں ذکر کیا گیا ہے کہ عبدالعلیم عبدالحئی کے بچوں میں سے ایک ہیں جو پاکستان منتقل ہوئے تھے۔

23مارچ 1954 کو ایکٹ 1951 کی دفعہ 11 کے تحت مجاز افسر کی طرف سے جاری کردہ حکم میں کہا گیا تھا کہ دعوے طلب کرنے والے نوٹس جاری کیے گئے تھے لیکن کوئی دعویٰ جمع نہیں کرایا گیا تھا، اور پھر یہ نتیجہ اخذ کیا گیا،" اس طرح یہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی دعویٰ جان بوجھ کر دائر نہیں کیا گیا ہے حالانکہ انفرادی نوٹس پوسٹل سرٹیفکیٹ کے تحت ڈاک کے ذریعے دیا گیا ہے۔متولی کے ذریعہ درج کردہ پوری کمپوزٹ جائیداد متروکہ وقف مفادات (علیحدگی) ایکٹ 1951 کی دفعہ 11 کے تحت متولی بھوپال کے تحت واجبات اور واجبات سے آزاد ہوگی۔

یہ اس حکم کی صداقت ہے جس پر درخواست گزاروں نے سوال اٹھایا ہے۔ وہ تسلیم کرتے ہیں کہ انہوں نے کوئی دعویٰ دائر نہیں کیا لیکن وہ اس بات سے انکار کرتے ہیں کہ انہیں کوئی نوٹس دیا گیا تھا اور بصورت دیگر اس کی صداقت کو بھی چیلنج کرتے ہیں۔ہم نوٹس کے جواز کے سوال پر غور کرنا ضروری نہیں سمجھتے کیونکہ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ اگر کوئی جائز نوٹس بھی ہے تو بھی چیلنج کیے گئے حکم کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا 1951 کے ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت اس حکم کو جائز ٹھہرایا گیا تھا؟ جہاں تک متعلقہ ہے وہ دفعہ اس طرح ہے:

دفعہ 11(1)– جہاں کسی جائیداد کے حوالے سے دفعہ 6 کے تحت نوٹس جاری کیا جاتا ہے لیکن کوئی دعویٰ دائر نہیں کیا جاتا ہے یا موجود نہیں پایا جاتا ہے یا جہاں ایسی جائیداد کے بارے میں کوئی دعویٰ موجود پایا جاتا ہے اور مجاز افسر اس میں دفعہ 10، پوری جائیداد، یا، جیسا بھی معاملہ ہو، کے تحت متروکہ مفادات کو الگ کرتا ہے، اس طرح علیحدہ ہونے والی جائیداد میں متروکہ سود تمام ذمہ داریوں اور ذمہ داریوں سے آزاد ہوگا اور دفعہ 10 کے تحت کی گئی کوئی بھی ادائیگی، منتقلی یا تقسیم، جائیداد کے حوالے سے کسی

بھی دعوے کی تسکین کے طور پر جائیداد کے حوالے سے تمام دعووں کی مکمل اور درست ادائیگی ہوگی۔

مدعا علیہان کا موقف ہے کہ دفعہ میں جو نوٹس جاری کیا گیا ہے اور اس کے مطابق کوئی دعویٰ دائر نہیں کیا گیا ہے، پوری جائیداد متولی کے پاس ہے اور اس لیے مجاز افسر کا حکم درست ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ بحث ہمیں دفعہ کی غلط تشریح پر آگے بڑھ رہی ہے۔ دفعہ 6 کے تحت نوٹس جاری کیے جاتے ہیں جس کا مقصد مشترکہ جائیداد میں متروکہ وقف مفادات کا تعین کرنا یا اسے الگ کرنا ہے۔ لہٰذا نوٹس کا مقصد دو چیزوں میں سے ایک یا دوسری چیز ہوسکتی ہے، یعنی متروکہ وقف مفادات کا تعین کرنا یا مشترکہ املاک میں متروکہ مفادات کو الگ کرنا۔ یہ دو بالکل مختلف چیزیں ہیں اور ایکٹ میں اسی طرح برتاؤ کیا جاتا ہے جیسا کہ کمپوزٹ پراپرٹی کی تعریف اور دفعہ 8، 9 اور 10 سے ظاہر ہوتا ہے۔ متروکہ سود کے تعین کا سوال اس وقت پیدا ہوتا ہے جب سود یا تو کسی مورٹیگر یا گروی رکھنے والے کا جائیداد میں مفاد ہو یا جائیداد میں غیر منقسم حصہ ہو جس کی حد معلوم نہ ہو۔ اس کے بعد یہ فیصلہ دفعہ 8(1) کی شقوں (بی)، (سی) اور (ڈی) میں فراہم کیا جاتا ہے، جس میں سود کی مقدار کا تعین کیا جاتا ہے، جیسا کہ معاملہ ہوسکتا ہے۔ سود کی علیحدگی کے بارے میں سوال یقینا صرف اسی صورت میں پیدا ہوسکتا ہے جب اس دلچسپی کا علم ہو۔ یہ ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، علیحدگی کا معاملہ پیدا ہوسکتا ہے، جب نقل مکانی کرنے والے کو جائیداد میں ایک یقینی غیر منقسم حصہ پایا جاتا ہے.

اب 1951 کے ایکٹ کی دفعہ 8 کے تحت یا 1950 کے ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت متولی کے حکم کے تحت تحقیقات کے نتیجے میں کسی بھی بے دخل شخص کا غیر منقسم حصہ پایا جاسکتا ہے۔ موجودہ کیس میں متولی نے 1950 کے ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت کہا تھا کہ نقل مکانی کرنے والے صرف کچھ جائیدادوں میں 4/7 حصہ کے حقدار ہیں۔ یہ 1951 کے ایکٹ کی دفعہ 6 کے تحت نوٹس سے ظاہر ہوگا جسے ہم پہلے طے کر چکے ہیں۔ دفعہ 8(2) میں کہا گیا ہے کہ 1950ء کے ایکٹ کے تحت متولی کی جانب سے یہ اعلان کہ جائیداد میں کوئی بھی مفاد متروکہ املاک ہے مجاز افسر پر لازم ہوگا، لیکن یہ اسے دفعہ 10 کے تحت متروکہ لینے والے کے مفاد کو دعویدار کے مفاد سے الگ کرنے سے نہیں روکے گا۔ موجودہ معاملے میں نوٹس واضح طور پر علیحدگی کے مقصد سے تھا۔

ہمیں 1951 کے ایکٹ کی دفعہ 11 کو پچھلی دفعات کی روشنی میں پڑھنا ہوگا۔ ایسا کرتے ہوئے ہمیں یہ بھی یاد رکھنا ہوگا کہ 1951ء کے ایکٹ کا مقصد متولی کی جائیداد پر قبضہ کرنا نہیں ہے جو متروکہ املاک نہیں تھی بلکہ اس کو صرف متروکہ وقف املاک کا تعین کرنے یا علیحدہ کرنے کے بعد صرف

متروکہ وقف مفادات کو تفویض کرنا ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ اس عدالت نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ کوئی بھی جائیداد اس وقت تک متولی کے پاس نہیں ہے جب تک کہ 1950 کے ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت کارروائی نہ کی گئی ہو: ابراہیم ابوبکر بنام ٹیک چند ڈولوانی ((1953) ایس سی آر 691)۔ لہٰذا دفعہ 11 کے تحت کسی ایسی جائیداد کو متولی کے سپرد نہیں کیا جاسکتا جو متروکہ املاک نہ ہو۔ اس کا اثر یہ نہیں ہوسکتا کہ پوری جائیداد متروکہ وقف املاک کے طور پر متولی کے پاس ہو جہاں 1950 کے ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت حکم میں کہا گیا تھا کہ اس میں ایک خاص حصہ صرف متروکہ املاک کا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب دفعہ 11 کے تحت پوری جائیداد اس صورت میں متولی کے سپرد کر دی جاتی ہے کہ اس کا دعویٰ دائر کیا گیا ہو یا ایسا دعویٰ دائر کیا گیا ہو لیکن وہ ناقابل برداشت پایا گیا ہو، تو یہ ایسے معاملے سے متعلق ہے جہاں دعویٰ گروی رکھنے والے یا گروی رکھنے یا کسی ایسی جائیداد میں غیر منقسم حصہ کے طور پر ہو جہاں 1950 کے ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت حکم کے تحت پوری جائیداد کو متروکہ قرار دیا گیا ہو۔ اگر اس کو اس طرح نہ پڑھا جائے تو یہ اس قابل بنا دے گا کہ وہ جائیداد جو کسی بے دخل شخص سے تعلق نہ رکھتی ہو، اس کو متولی کے سپرد کر دے گی۔ اس ایکٹ کا ایسا ارادہ نہیں ہوسکتا تھا اور یہ اس عدالت کے فیصلے کے خلاف ہوگا جس کا پہلے حوالہ دیا گیا تھا۔ لہٰذا یہ دفعہ 23 مارچ 1954 کے حکم کی ضمانت نہیں دیتی، جس میں مبینہ طور پر تمام املاک کو متولی کے سپرد کیا گیا تھا، حالانکہ 1950 کے ایکٹ کے دفعہ 7 کے تحت حکم میں اس میں صرف چار ساتواں حصہ متروکہ املاک پایا گیا تھا۔

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بتانا صحیح ہے کہ مدعا علیہ کی طرف سے یہ دلیل نہیں دی گئی ہے کہ درخواست قابل سماعت نہیں ہے۔ لہذا ہم نے معاملے کے اس پہلو پر غور نہیں کیا ہے اور یہ نہیں سمجھا جانا چاہئے کہ درخواست کی قابل سماعت کے بارے میں کسی بھی سوال کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

نتائج میں ہم نے 23 مارچ 1954 کا حکم ایک طرف رکھ دیا۔ اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا جائے گا۔ تاہم یہ حکم 1951 کے ایکٹ یا قانون کی دیگر دفعات کے مطابق متروکہ افراد کے مفادات کو باقی جائیدادوں سے الگ کرنے کے لئے مناسب اقدامات کرنے سے نہیں روکے گا۔

درخواست منظور کرلی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.05.09 16:03
I am the author of this document